یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن دفتر اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے۔

R. L. No. 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

اہلحدیث

لہ الحمد

امرتسر ۱۳ - شعبان المعظم ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۳ - اکتوبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار اہلحدیث

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا ۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا ۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
روسا و جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]
چھہ ماہ کے لئے	[illegible]
ممالک غیر کے لئے	[illegible]

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے نمونہ بھی بیرنگ ڈاک واپس ۔
نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی ۔
اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے ۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے ۔

بدایوں ۔ علما بدایوں اور جلسہ بدایوں

بدایوں ایک پرانا شہر بریلی سے ۳۰ کوس کے فاصلے پر ہے آبادی تخمیناً چالیس ہزار ہے جنمیں تخمیناً ۲۶ ہزار مسلمان ہیں مذہبی طور سے ہمیشہ سے اس شہر پر علماء اہل سنت (برعکس نہندنام زنگی کافور) کا تسلط رہا ہے جنکا اعتقاد ہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب مثل خدا کے نہ جانے وہ کافر ہے فرق صرف یہ ہے کہ خدا کا علم اصلی ہے اور آنحضرت کا تعلیمی مگر کیفیت کے اعتبار سے فرق نہیں چنانچہ مولوی احمد رضا خان بریلی میں اور مولوی عبد القادر مرحوم بدایوں میں اس مذہب کے بڑے سرگروہ تھے

سوامی [illegible] صاحب کے انتقال کرنے کے بعد ان کے صاحبزادے مولوی عبد[illegible] صاحب جانشین ہیں۔ اسی شہر میں چند روز ہوئے بعض نوجوانوں نے زمانہ کی ضرورت کو محسوس کر کے ایک انجمن قائم کی ہے جس کا اعلیٰ مقصد حسب بیان انکے کفار اور اہل مذاہب کے مقابلہ کی تیاری کرنا ہے۔ اسی انجمن کا سالانہ جلسہ ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر کو تھا۔ انجمن موصوف کی طرف سے [illegible] دعوت پہنچنے پر [illegible] جلسہ [illegible] مولوی نور محمد صاحب بھی شریک جلسہ ہوئے۔ جلسہ کے پروگرام [illegible] سے مباحثہ کبھی نہ تھا۔ آریہ [illegible] تو حضرت [illegible] اور [illegible] سوامی ورشنانند [illegible] خرابیوں [illegible] اشتہار دیا کہ مسلمانوں سے پہلے مباحثہ ہو چکے ہیں [illegible] مسلمان [illegible] تو میدان میں آئیں۔ اور مباحثہ کریں۔ جسکا جواب انجمن موصوف کی طرف سے دیا گیا کہ جلسہ [illegible] بھی تو میدان ہی ہے [illegible] اس کے بعد مباحثہ کی طرف [illegible] اشارہ [illegible] [illegible] خبر اس [illegible] کو [illegible] شیخ سعدی مرحوم کے شعر:

ہر کس از دست غیر نالہ کند ۔ سعدی از دست خویشتن فریاد

کی تصدیق [illegible] اہلحدیث کو سنانی پڑتی ہے۔

اثناء وعظ میں کہیں مسئلہ توحید اور اتفاق کا ذکر کرتے کرتے یہ بیان بھی آ گیا کہ [illegible] کفر کے فتوے نہ چلنے چاہییں علماء نے لکھا ہے کہ کسی کلام میں ننانوے وجوہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ اسلام کی تو اسلام [illegible] [illegible] لا الہ الا اللہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہے [illegible] علماء اہلسنت [illegible] چنانچہ انہوں نے ایک اشتہار [illegible] دیا ہے:-

اشتہار

انجمن اسلامیہ [illegible] کا سالانہ جلسہ ۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ء کو قرار پایا تھا اور مقصد جلسہ رد آریہ بتایا گیا تھا۔ اس میں بعض علماء غیر مقلدین مولوی ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب اور مولوی نور محمد صاحب بغرض شرکت آ گئے ہیں۔ خلاف اغراض و قواعد جلسہ کے [illegible] جلسہ میں ایسے امور بیان ہوئے جو مذہب اہلسنت [illegible] دل شکن تھے۔ چونکہ جلسہ رد آریہ کا [illegible] نہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ بعد ختم جلسہ [illegible] اہل قبلہ و دیگر مسائل [illegible] بیان کئے گئے ہیں بحث و مناظرہ تحریری یا تقریری کر لیں یا اپنے دعوے کو [illegible] فقط

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

المشتہر

خادمان اہلسنت و جماعت [illegible]

آج اشتہار [illegible] مشتہرین کا [illegible] اہلسنت [illegible] اس لئے اس کا جواب بانیان جلسہ کی طرف سے جو دیا گیا وہ درج ذیل ہے:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

افترا

کسی شخص نے محض ذاتی نفسانیت سے ہم خادمان اہلسنت والجماعت کے نام سے ایک اشتہار [illegible] شائع کیا ہے کہ خدا نخواستہ کسی مسئلہ پر مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری [illegible] کا ہم [illegible] مناظرہ کرنا چاہتے ہیں یہ بالکل غلط ہے [illegible] مولانا صاحب موصوف نے [illegible] شام [illegible] کوئی بیان ایسا نہیں فرمایا [illegible] عقائد ہم اہل سنت والجماعت کے [illegible] اس شیر پنجاب کی توجہ کو [illegible] آریہ صاحبان پر حقانیت مذہب اسلام ثابت کرنے کے لئے آیا ہے دوسری طرف پھیرنے کے لئے کسی مخالف اسلام کی [illegible] پردازی ہے۔

ahmadimuslim.de

والسلام

المشـــــــــــتہر

خادمان اہلسنت والجماعت

چونکہ یہ جواب ایک حد تک معقول تھا اسلیے اسکا جواب جو دیا گیا اُس میں مشتہرین کے نام (بہ الٰہی نام) درج کیے گئے جو یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشتہار

مولوی ثناء اللہ صاحب کی غیر مقلدی و مخالفت عقائد اہل سنت چھپی ڈھلی بات نہیں ہے اونکی تصانیف اور اُن کا اخبار اہلحدیث مشہور ہیں وہ اور مولوی نور محمد صاحب بدایوں کے جلسہ انجمن میں خاص لغرض ردّ آریہ و مناظرہ آریہ آئے ہیں انکو ایسے موقعہ پر ہرگز مناسب تہا کہ اس قسم کی باتیں مجمع اہل سنت وجماعت میں کرتے جو اس عظیم الشان فرقہ حقہ کی دلشکنی کا باعث ہوتیں اور مخالفت مذہب اہل سنت اُن سے نکلتی یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ اس قسم کی مناجت کا اظہار ایسے وقت میں جبکہ مرحلہ مقابلہ مخالفین اسلام در پیش ہے زیبا نہیں یہ بھی ظاہر ہے کہ جلسہ کے قواعد و مقاصد کے خلاف گفتگو کرنا اور خاص کر ایسے جس سے اُس جلسے کے اتفاقی حالت کو نقصان پہنچ سکتا ہو۔ ہرگز نہ چاہیے۔ مولوی نور محمد و مولوی ثناء اللہ صاحب کے بہت بیانات ایسے واقع ہوئے جو اُن کے مناسب نہ تھے فرقہ حقہ اہلسنت کی دلشکنی ہوئی حالانکہ اسی فرقہ حقہ والے بڑے مؤید اس جلسہ کے ہیں یہ بھی بیان کیا گیا کہ کسی کلمہ گو پر کفر کا حکم نہیں ہو سکتا گو کچھ ہی عقیدہ ہو۔ حالانکہ یہ بات مذہب اہلسنت کے صریح خلاف ہے یہ بھی بیان ہوا کہ توسل و استعانت اولیا تو درکنار حضرات انبیائے کرام علیہم السلام بلکہ خود حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ و علٰے آلہٖ وسلم سے بھی نہ چاہیے۔ وغیرہ وغیرہ چند ایسی باتیں ہیں جن سے تمام جلسہ میں کشیدگی کا اثر ظاہر ہوا۔ اسوجہ سے ہم خادمان اہل سنت نے ایک اشتہار شائع کیا جسمیں صاف لکھدیا کہ ہم جلسہ ردّ آریہ کو برہم نہیں کرنا چاہتے لہٰذا مولوی صاحبان بعد اختتام جلسہ اگر چاہیں تو مناظرہ کرلیں ایک پرچہ افترا کے ذریعہ سے اس اشتہار اہلسنت کی تردید ظاہر کی گئی اور اس سچے اشتہار کو افترا بتایا گیا حالانکہ معہر گز افترا نہیں ہے۔ آسے جلسہ والے جانتے ہیں کہ اہلسنت بدایوں مولوی صاحبان کے بیان سے ضرور رنجیدہ ہوئے چونکہ آریہ کے مقابلہ کا خلاف نہ منظور تھا۔ اور نہ ہے اس سبب سے پہلے بھی کہا گیا تہا اور اب بھی کہا جاتا ہے کہ مولوی صاحبان جب ردّ آریہ سے فارغ ہولیں اور خدا کرے کامیاب ہوں۔ تو اُن مضامین میں جو مخالف اہل سنت کہے گئے ہیں وہ چاہیں تو مناظرہ کرلیں۔ مولوی صاحبان تاختتم جلسہ ردّ آریہ اپنی توجہ کو دوسری جانب مائل نہ کریں فقط

المشـــــــــــتہر

حکیم محمد عبد الناصر سخاوت حسین۔ محمد فضل احمد پنجابی۔ محمد رحمٰن بخش قادری۔ سید معین الدین۔ عظیم الدین۔ محمد یعقوب وغیرہ۔

مجھے اس سے تو مطلب نہیں کہ ان اشتہاروں کا اصلی محرر اور محرک کون ہے ہاں میں اتنا جانتا ہوں کہ ان مشتہرین میں سے ایک صاحب جنکا نام سید معین الدین ہے مع چند ہمراہیوں کے میرے پاس آئے میں نے پوچھا کہ تم خود مباحثہ کروگے یا کوئی اور۔ تو انہوں نے چار مولوی صاحبان کے نام لیے جنمیں سے دو اسوقت مجھے یاد نہیں لیکن مولوی فضل احمد اور مولوی عبد المقتدر وغیرہ میں نے کہا بہتر ہے کہ ان اپنے سب علماء کا دستخطی رقعہ اس مضمون کا لے آؤ کہ ہم بحث کریں گے اور ہم میں سے بحث کیلئے فلاں شخص پیش ہوگا۔ اور اسکا ساختہ پرداختہ ہمکو منظور ہوگا۔ سید معین الدین چونکہ بذات خود ایک نوجوان انگریزی خوان جنٹلمین ہے آپنے بلکہ اُنکے سب ہمراہیوں نے اس رائے کو پسند کیا۔ مگر جبتک میں بدایوں میں رہا۔ اس مضمون کا کوئی رقعہ میرے پاس نہ پہنچا اسلیے میں مع مولوی نور محمد صاحب چلا آیا مگر چونکہ اشتہاروں میں مباحثہ کو تقریری میں محدود نہ کیا تہا۔ بلکہ تحریری اور تقریری میں اختیار دیا ہے چونکہ تحریری مباحثہ کے لیے میری حاضری بدایوں میں ضروری نہیں اسلیے مولوی صاحبان کو اجازت ہے کہ اپنا مضمون بیشک بصیغہ پرچہ اہلحدیث میں مع جواب درج کرکے اُن کی خدمت میں بھیجا جائیگا۔ سید معین الدین سلمہ سے امید ہے کہ وہ حسب وعدہ اپنے علمائے کرام کو متوجہ کرینگے۔ میں اونکو مجبور نہیں کرتا کہ اہلحدیث ہی میں درج

* مولانا یہ لفظ تو کسی کے منہ سے بھی نہ نکلا تہا (اڈیٹر) بجواگر نہیں تہا تو اس اشتہار کی کیا حاجت تھی۔ ایک رقعہ ہی کافی تہا (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

کرالیں بیشک چھاپکر الگ شائع کریں مگر ایک پرچہ دفتر اہلحدیث میں بھی بھیجدیں جسکا جواب اونکو بھیجا جایا کریگا۔

مضمون زیر بحث سب سے پہلے استمداد از بالمخلوق ہے اور مسائل اس سے بعد ہونگے۔ کیونکہ یہی ایک مسئلہ ہے۔ جو فریقین کے نزدیک کفر یا اسلام کا حکم رکھتا ہے۔ والسلام خیر انتہا

آریہ اخبار وشنی ایمانداری

اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان "ایک نومسلم کی سرگذشت" مدہ از مقام (؟) چھپا تھا۔ اسپر پہلے قادیان کے آریہ اخبار نے دُرافشانی کی اور تو کچھ نہ ہوسکا مضمون مذکور کو اہلحدیث کے ایڈیٹر کی اختراع بتلایا اس سے بعد اوسکے مقلد اخبار مسافر آگرہ نے اوسکی تقلید کی اور یہی مضمون نقل کردیا اور عنوان رکھا کہ "اہل حدیث کا سفید جھوٹ"۔ حالانکہ وہ مضمون آجتک ہمارے پاس موجود ہے اگر دونوں آریہ اخبار امرتسر میں کسی اپنے وکیل کو دفتر اہلحدیث میں بھیجدیں۔ تو ہم دکھا سکتے ہیں مگر لعد دکھانے اور تصدیق کرا دینے کے ہم سے اپ پیشگی کرنا حق جھوٹ بول کر کسی پر افترا لگاتا کیوجی کون دہرم ہے؟

میں نے مرزائیوں کو کیسا پایا

گذشتہ سے پیوستہ

اور کہ واقعہ میں آپ سرے ہی سے ابن مریم کے نزول سماوی کے قائل نہ تھے۔ تو اس صورت میں آنکا صریح کذب لازم آتا ہے اور یہ نرا جھوٹ ٹھیرا۔ کہ میں پہلے خود نزول سماوی ابن مریم کا قائل تھا... وغیرہ وغیرہ۔

بہرحال مرزا صاحب تپیدگی میں پڑتے ہیں ہے اس شخص کی اختلاف بیانی جسکا کچھ اور خاکہ بھی آگے چلکر دکھاؤنگا۔ درحقیقت مسلمانوں کے مذکورہ بالا عقیدہ کو شرک لکھنا ایک ہوائی اور نفسانی کلمہ ہے۔ جسکی وجہ سے مرزا صاحب کی ذات پر مذکورہ بالا سخت اعتراضات پڑتے ہیں اور محض نفسانی کلمات (بعداوت اہل اسلام) کی بنا پر ہی مسلمانوں کو مشرک گردانتے

کا فعل ہی اس امر کی مکمل دلیل ہے کہ مرزا صاحب خدا کیطرف سے ہونا تو کیا ایک ہوشیار مسلم کی حیثیت بھی نہیں رکھتے کیونکہ مومن کو حضرت نبی ذکی اور صاحب فراست فرمایا ہے کہ اتقوا فراسة المومن۔۔ مرزا صاحب تو اپنا اختلاف بیانی میں بڑی ٹھوکریں کھا چکے ہیں اور کھا رہے ہیں۔ یہی اختلاف جو ایسا وسیع ہے واقع میں لغو ہوئے آئت وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا۔ معیار قایم ہو کر اسی امر کی قطعی دلیل ہے۔ کہ مرزا صاحب کبھی بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتے اور کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ اونہیں محفوظ رکھنے کے لئے ان کے ساتھ ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ بشری نقص اونہیں لغزش میں ڈال ہی دیتے ہیں جیسا کہ ذکر ہوا۔ آپکے اختلافات کا کچھ اور نمونہ بھی جو وہاں قادیان میں بیٹھے دیکھا یا سنا۔ آگے چلکر اپنے موقعہ پر انشاء اللہ کہا جاویگا۔

غرضیکہ دیکھنا یہ تھا کہ مرزا صاحب کو کہاں فرصت کہ عملی اور اعتقادی زندگی سنوارنے کے لئے توجہ کریں۔ آپ نے بقول قاضی امیر حسین صاحب مرزائی موصوف تو ابھی بعض متنازعہ کی آیات میں بھی غور تفسیر کی (جیسا کہ اوپر بیان ہوا) اور لہذا تمام حال متنازعہ کا کوئی فیصلہ نہیں کر سکا کیا صحیح بخاری کے امام حکم دعوی کا یہ نمونہ مجھے ایک قطعی معیار کا کام نہ دے سکتا تھا۔ کہ مرزا صاحب خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتے۔ میں نے حکیم نورالدین صاحب اور قاضی صاحب موصوف سے بارہا سنا ہے۔ کہ حضرت فرماتے ہیں کہ جس طریق پر میں قوم کو چلانا چاہتا ہوں ابھی تک اوسکی طرف قوم نے منہ پھیر کر دیکھا تک نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اوّل تو یہ کیونکر ہوا۔ کہ اسقدر انبیاء کے کمالات کا مجمع اور اپنے وحی میں کبھی احمد کبھی موسے کبھی عیسے کبھی نوح کبھی ابراہیم سے مخاطب ہوا اولوالعزم نبی کیا آسمانی جاذب اثر بھی نہ رکھتا تھا۔ کہ چھبیس سال تعلیم سے مرزائیوں کے منہ اس راستہ پر آ لاتا۔ جسپر اونہیں چلانا چاہتا تھا۔ ثانیاً یہ کہ اگر قوم نے ابھی تک منہ پھیر کر دیکھا تک نہیں۔ تو ہم کہتے ہیں کہ دیکھنے کیونکر۔ جب اونہیں امام کا ذاتی نمونہ نہ ملا۔ اور امام ان کو رنج و راحت میں شریک نہ ہوا۔ تو پھر اثر ہی کیا ہو۔ بھلا مرزا صاحب نے پچھلے ایام میں محمد افضل ایڈیٹر البدر کی بیمار پرسی کی یا کبھی جنازہ پر تشریف لے گئے حاشا! بلکہ جیسا کہ ... سراج الحق النعمانی

ahmadimuslim.de

نے محمد شاہ پسر قاضی صاحب موصوف طاعونی مرض کے ساتھ چند ہی روز بیمار ہو کر مرزائی محمد شاہ مرحوم کے جنازہ پر بھی نہیں گئے - صاف طور سے کہا کہ حضور کی طرف سے افضل مرحوم کے بیمار ہونے پر مولوی نورالدین صاحب نے چھوٹی مسجد میں لوگوں کے اجتماع میں (جو بوقت نماز ہوتا ہے) حضور کا رقعہ مجلس کو پڑھ کر سنایا - کہ محمد افضل کو طاعون ہو گیا ہے اور کہ اُس نے غضب کیا ہے کہ کلاں مسجد میں چلا آیا - لہٰذا اب اسکے پاس کوئی بھی وہاں نہ جاوے پھر تو افضل جیسی بیچارگی سے مرا سو دنیا کو معلوم ہے اس تنہائی کی موت اور مرزائیوں کی ایسی ڈرپوکی اور سرد مہری سے وہ متنفر مرحوم کی ایک عورت کو حاصل ہوا کہ اُس نے مرزائیت سے بھی جواب دیدیا اور جب وہ قطع تعلق کر کے قادیاں سے چلنے لگی اور میرے روبرو مولوی عبید اللہ صاحب بسمل امرتسری مدرس فارسی قادیاں کالج و سکول نے مولوی نورالدین صاحب کے سامنے میرے روبرو اُس عورت کی یہ بیزاری حکیم صاحب پر ظاہر کی - تو آپ نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو دل سے حضرت صاحب سے کوئی تعلق نہ تھا - اور شاید یہی وجہ موت افضل مرحوم کی ہو - تو مولوی عبید اللہ صاحب جو ہمیشہ حرف خلاف ہدایت مرزا صاحب محض گستاخی سابقہ کی وجہ سے افضل کے سر ہو رہے تھے طیش میں آ کر بولے کہ مولوی صاحب! کیا افضل کو حضرت سے دل میں تعلق نہ تھا جس نے مرتے دم تک استقلال دکھایا اور عین مرتے ہوئے بولا کہ میں مرزا صاحب پر ایمان رکھتے ہوئے مرتا ہوں جسپر حکیم صاحب نے گھسیانا ہو کر جواب دیا کہ خیر اس عورت کو تو کوئی تعلق نہ تھا - مگر افسوس کہ حکیم صاحب نے نہ سوچا کہ عورت کا پختہ ایمان تو مرزائیوں کی سرد مہری کے نمونہ ہی سے ٹوٹا - جس سے وہ سمجھانے پر بھی تعلق توڑنے سے نہیں رہتی تھی اور غصہ میں آ کر وہ سناتی تھی - جو مرزائیوں ہی کو خوب معلوم ہے میں خود ان دنوں بلا اپیل وہاں قادیاں میں تھا اور یہ جھگڑا اپریل ہی میں درپیش تھا - جبکہ افضل مرحوم کا متروکہ تقسیم ہو رہا تھا اور وہ عورت سخت طیش میں آئی ہوئی تھی - پھر یہ تو افضل مرحوم سے گذری جسپر افسوس سے کہا جاتا ہے کہ بجواب اعتراض اخبار شحنہ ہند جو قادیاں کی طرف سے نکلتا ہے خواہ مخواہ الحکم نے انہیں کو سراسر غلط لکھ مارا - کہ افضل مرحوم پر پوری ہمدردی و رفاقت کا ساتھ دیا گیا تھا - حاشا مرزا صاحب نے تو جیسا کہ بیان ہوا - رقعہ کے ذریعہ سے لوگوں کو افضل مرحوم کے پاس جانے سے منع کیا تھا - یہ ہمدردی چہ معنی؟ کیا یہ سخت سے سخت افسوس کا مقام نہیں کہ الحکم خواہ مخواہ مرزائیت کی تائید میں سرگرم رہتا ہے مولوی عبید اللہ صاحب نے محض اپنی ہمدردی سے مرحوم کا آخر دم تک ساتھ دیا - خدا کی قسم کہ جب حکیم صاحب کیساتھ مولوی عبید اللہ صاحب کی مذکورہ بالا قیل و قال ہو چکی - تو میں اوسکو اکیلا اُن کے ساتھ ہو لیا مولوی صاحب موصوف نے مرزائیوں کی سخت شکایت کی کہ کوئی بھی مرزائی مرحوم کے پاس بیمار پرسی یا جنازہ کے لئے نہیں آیا اور بولے کہ میں نے مرزا صاحب کو صرف اتنا مان لیا ہے کہ وہ جھوٹ نہیں کہتے بلکہ سچ کہتے ہیں مگر نہ یہ کہ کسی مرزائی کو صدیق اکبر یا عمر پر ترجیح دیتا پھروں - آپکی غرض اس سے حکیم صاحب کے رتبہ کی نسبت تھی اور میری آخری دن مجھے بولے کہ میں بھی اسی غور میں ہوں کہ مرزا صاحب کے معاملہ کی اصلیت معلوم کروں - پھر یہ شخص تو ابھی مجمل سا ایمان رکھے ہوئے تھا - وہ مرزا صاحب یا مرزائیوں کے رطب و یابس کا پیرو نہ تھا - اور نہ مرزائیوں کی مجلسوں یا نورالدین کے درس میں جاتا ہے - کہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کے نمونہ کا اوسپر کوئی اثر نہ پڑا اور اپنی طبعی مستقل مزاجی میں مرزائیوں سے ممتاز ہے - لہٰذا اُس نے طاعون زدہ افضل کے پاس جانے - اوسکی تیمارداری کرنے - اوسکی میت کے ساتھ رہنے میں باوجود ممانعت مذکورہ بھی دریغ نہ کیا - پھر یہی شخص تھا کہ محمد شاہ کے جنازہ کے ساتھ کھنچ کھنچ طبعی استقلال سے گیا - یہ افضل مرحوم سے ہمدردی ہوئی - ایسا ہی محمد شاہ مذکور مرحوم سے ہوئی جسکا وہ نتیجہ ہوا کہ قاضی امیر حسین نے اپنے لڑکے کے مرنے کے دوسرے دن بذریعہ رقعہ مرزا صاحب کو مریدوں کی نسبت سخت شکایت کی جسپر آپ نے قاضی صاحب کی دلجوئی کے لئے نماز کے وقت مرزائیوں کو تنبیہ کی - کہ تم تو کفار سے بھی بدتر ہو - اگر تم میں جنازہ پر جانے تک کی ہمدردی نہ ہو - مگر یہ یاد رہے کہ محمد شاہ کے بیمار ہونے کے دنوں اندر والے باغ کے دروازہ پر خادم مرزا صاحب (وہ غالباً مہدی حسین شاہ تھا) کا پہرہ لگا ہوا تھا - اور وہ لوگوں کو تنبیہ بھی دکھایا جاتا تھا کہ حضرت نے اندر والے باغ میں (جہاں حضرت کا ڈیرہ تھا) آنے سے مطلق منع کیا ہے اور اپنی اولاد کو بھی باہر نکلنے سے منع کی ہوئی تھی - چنانچہ حضور کی مذکورہ بالا ہدایت کے بعد مرزائیوں میں ابوسعید کے دوکان کے آگے یہ قیل و قال پھر سے روبرو ہوئی - کہ ہمکو تو خدام

عطر و تیل
عطر و تیل کا قدیم جاری
فہرست طلب
مفت روانہ ہوگی
تیل
کارخانہ سے ایجاد
بالوں کو سفید ہونے
ہے نزلہ اور
دردسر وغیرہ کو مفید
محصول بذمہ خریدار
مشتہر
قنوج

ahmadimuslim.de

اور پیر صاحب (خسر و مرزا صاحب) اندر ونے باغ میں کبھی نہیں جانے دیتے تھے پھر ہمکو بعض کے پاس جانے کی کیسی اجازت تھی جبکہ لاگ کا اسقدر خوف تھا۔ بعض کہتے تھے کہ یہ خادم کی ساخت ہے دوسرے کہتے نہیں۔ اوس کے پاس رقعہ بھی ہے جسپر گفتگو کے دوران میں افضل مرحوم کے ذکر پر پیر صاحب موصوف بولے کہ ہمنے تمہی سے طاعون زدہ مریض کے پاس جانے سے منع کیا تھا۔ جب سے افضل مرحوم کی بیماری کے موقعہ پر حکیم نور الدین صاحب نے حضرت کا رقعہ جیبی میں سے نکال کر مرحوم کے پاس جانے سے منع کیا تھا اس پر (میں نے حیران ہو کر اس مجلس میں کہ جب صاحب موصوف سے کہا کہ آیا واقعہ میں حکیم صاحب نے وہ رقعہ مجلس میں پڑھکر منع کیا تھا۔ تو آپ نے بڑی سنجیدگی اور تاکید سے جواب دیا کہ واقعہ میں ہمکو بذریعہ رقعہ منع کی گئی تھی۔ اس مجلس میں قاضی صاحب موصوف بھی موجود تھے۔ اور ابو سعید بھی حاضر تھا کسی نے پیر صاحب پر جرح نہ کی۔ اور جرح کیونکر کرتے۔ پیر صاحب موصوف مرزائیوں کے بڑے صاحب کشف سمجھے جاتے ہیں) پھر میں نے قاضی صاحب کو توجہ دلائی کہ آپ کی سختی مرزائیوں پر محمد شاہ آپ کے پسر کی موت پر پاس نہ آنے سے معلوم ہوتی زیادہ ہے کیونکہ وہ رقعہ مذکور کے وقت سے ہی سمجھے ہوئے تھے کہ بڑی مسجد میں یا کسی طاعون زدہ مرزائی بھائی کے پاس نہیں جانا ہے اور یہی وجہ تھی کہ آج تک ہر ایک مرزائی یہی سمجھے ہوئے ہے کہ ایسا کرنا منع ہے۔ چنانچہ افضل مرحوم کو قضا کئے ہوئے عرصہ گذرا۔ مگر اب تک بورڈنگ والے بورڈنگ میں ہی نماز پڑھتے ہیں ورنہ ان کی جماعت ہمیشہ بڑی مسجد میں ہی ہوا کرتی تھی۔ اور وہ سب یہی کہتے ہیں کہ اس مسجد میں جانا منع ہے۔ سمجھو مرزائیوں کا قصور ہی کیا ہے۔ (باقی دارد)

جھوٹے پر لعنت

آریہ اخبار شبھ چنتک امرتسر میں عبدالرحیم سابق ست دھاری کے نام سے ایک مضمون چھپا ہے کہ مجھے مولوی صاحب نے جبراً مسلمان کیا اور میری چوٹی کاٹ دی یہ کیا وہ کیا۔ افسوس ہے آریہ اخبار ایسے بے سروپا فضول باتوں پر ناز کرتے ہیں حالانکہ یہ سراسر غلط ہے بھلا اگر جبراً مسلمان کیا گیا تھا تو وہ خاص واقعات جو آرین اسٹرلوں کے اندرونی راز کے اس نے جلسہ میں بیان کئے تھے

وہ کس نے اُسے سکھائے تھے؟ اور کس نے اُس سے کہلوائے تھے۔ پھر جو اُس نے ایک مضمون شبھ چنتک کی ہتیا کاری کی لکھکر ہمکو دیا تھا جو ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ کس نے لکھوایا تھا؟ پھر اس مضمون مندرجہ شبھ چنتک کے غلط ہونے پر اسی مضمون میں ثبوت ملتا ہے کہ راقم مضمون نے اب تک بھی اپنا نام عبدالرحیم ہی لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ست دھاری کو وہ اب بھی خیرباد کہتا ہے۔ بنا بریں اس مضمون کے کذب کا ثبوت ہے۔ اور فرضی معلوم ہوتا ہے۔ بہر حال کوئی تعجب نہیں اس بیہودہ زنگاری پر

استفسارات

مستری امام الدین صاحب از مقام سیالکوٹ محلہ کریم پورہ سے دریافت کرتے ہیں کہ کلکتہ۔ بمبئی۔ کراچی وغیرہ کے سوداگران آہن کے نام کوئی صاحب بتلا دیں۔ تو مشکور ہونگا۔

سید عباس شاہ صاحب از مقام اسٹیشن باقرانی روڈ ضلع لاڑکانہ (سندھ) دریافت فرماتے ہیں کوئی کتاب مسائل زکوۃ۔ صدقات وغیرہ قلمی یا مطبوعہ ہو تو کوئی صاحب پتہ بتلا دیں (اڈیٹر) اردو میں اس مضمون کی کتابیں مولوی رحیم بخش لاہوری مرحوم کی ہیں۔ (پتہ) مولوی عبدالرحیم خلف مولوی رحیم بخش لاہور مسجد چینیاں۔

مستری عظیم بخش صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ میرے ایک دوست کو تفسیر ثنائی کا شوق ہے کوئی صاحب اونکی امداد کریں تو ایک روپیہ میں بھی دونگا (اڈیٹر) اس قسم کی ایک درخواست پہلے میر مصطفے علی صاحب نے ایک دوست کی بابت کی تھی جسکے لئے ماسٹر ابو محمد اسمعیل صاحب مقیم جھانسی نے عنایت کئے اور ایک روپیہ بابا چراغ الدین درزی کسبہ بلی نے دیا۔ ایک روپیہ کی کمی ہے بہتر ہے کہ اصحاب ہمت توجہ کریں۔

منشی محمد یامین صاحب از کوہ چکروتہ۔ دریافت کرتے ہیں کہ ایک شخص پنجابی نام عبدالرحمن عمرہ ۳۰۔ ۳۵ سال رنگ گورا فیشن انگریزی اپنے آپ کو ریاست پونچھ کے رؤسا میں سے کہتا ہے پہلا نام ہرنام سنگھ بتلاتا ہے۔ کسی صاحب کو اسکا حال معلوم ہو۔ تو اطلاع دیں۔

مولوی محمد حسن صاحب از ٹھہرواگہ گدام جوہ دریافت کرتے ہیں کہ ترجمہ

جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ میں بمبئی میں بخیر و عافیت داخل ہوا چونکہ ازحد بھری ہوئی تھی ... حجرہ ملا مکان الہی بخش ... روپیہ کو دو قطعہ ایک کرایہ پر لیا۔ آجکل کہاں تک ... ہوں متوسط طبقہ پر ۲ روزہ کا خرچ فی کس ہوتا ہے اور ... کی دوکان پر فی کس ... اس سال حجاج کا خاص نظم ... وطن تک کی ٹکٹ خریدنا ہوگا۔ اسکی میعاد ... ہوگی بوقت واپسی اسکی ٹکٹ ... واپس ہوگا۔ اور ... حاجیوں کی خبر غلط ہے۔ اس سال کثرت سے جارہے ہیں ... کثرت نہیں دیکھی تھی۔ باقی خبر قرنطینہ کے مکان سے ... بالکل کاشت جہاز میں ... احباب ... کس کس کو لکھوں ... جہاز پہنچنے کی امید ہے۔ جو خبر ہے ... کل مرد و زن ۲۵ آدمی ہیں

ahmadimuslim.de

اہلحدیث (جسکی بابت مولوی ابو یحییٰ حکیم محمد صاحب شاہجہانپوری نے لکھنے کا اعلان دیا تھا) طیار ہوئے یا نہیں؟ (اڈیٹر) غالباً ابھی نہیں امید ہے کہ مولوی صاحب اس کام کو توجہ سے کریں گے ۔

افسوس اس ہفتہ دو صاحبوں کے انتقال کی خبر پہنچی ایک میاں حاجی محمد سکینہ دار روشنی جگرانواں ضلع لودہیانہ ۔ دوسری زوجۂ محمد یوسف فیض آبادی انا للہ خدا ان کی مغفرت کرے اور ان کے لپسماندگاں کو توفیق صبر عنایت کرے ناظرین اہلحدیث سے توقع ہے کہ دونوں مرحوموں کا جنازہ غائب پڑہکر دعا کرینگے ۔ اللھم اغفر لھما یہاں تک پڑہا گیا ۔

مرزائی کی توبہ

میں اتفاق زمانہ با اپنی غلطی سے قادیانی یعنی مرزا غلام احمد صاحب کا مرید ہوگیا تہا مگر اب مجھکو اچھی طرح سے ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب کے دعوے بالکل غلط ہیں لہٰذا اب میں اون کا نہ مرید ہوں اور نہ اعتقاد رکھتا ہوں لہٰذا بطور اطلاع کے عریضہ ارسال خدمت ہے براہ مہربانی اسکو بطور اطلاع کے اپنے اخبار میں شائع کر دیجئے ۔ نہایت مشکور ہونگا ۔ والسلام

راقم :- محمود علیخاں از آگرہ

بمبئی میں میلہ

(از نامہ نگار)

جناب عالی بالتسلیم نیاز ۔ آج چوپاٹی پر گنپتی کا میلہ تہا ۔ میلوں تک آدمی بہرے ہوئے تھے عیسائی اور اسلامی مشنری وہاں اپنے اپنے کام کر گئے عیسائی مشنری تو شام تک ناکام پہر کر واپس آگئے اور ایک لفظ کہنے کا بھی موقع نہ پایا ۔ اور انجمن ضیاء الاسلام کے پرجوش سکرٹری اور اراکین نے ایک بلند جگہ پر جگہ پر کام شروع کیا ۔ ایک طرف دریائے ناپیدا کنار لہرا رہا تہا اور ایک طرف فضائل اسلام کا بحر زخار طغیانی دکہا رہا تہا اول مولوی مرزا محمد بیگ صاحب دہلوی واعظ رد نصاریٰ نے دیر تک خوب بیان فرمایا پہر ایک پرجوش نوجوان منشی انظار الحسن نے بہت عمدگی اور سنجیدگی

سے رد تناسخ پر معقول دلائل بیان کئے قریب مغرب سید نظیر حسین صاحب سخا دہلوی محمڈن مشنری و مالک علمی پریس بمبئی نے بیان شروع کیا اور اول ہی جملہ مختلف الاقوام حاضرین کو چیلنج دیا کہ جسکو حقانیت اسلام پر شک ہو بے تکلف اصولی سوال کرے ۔ میں ایک ناچیز مسلمان ابھی جواب دینے کو تیار ہوں ۔ ورنہ میں اعتراض کرتا ہوں جسکو حقانیت کا دعویٰ ہو جواب دینے کو تیار ہو جائے ۔ افسوس کہ وقت نے فرصت نہ دی اور مولوی صاحب موصوف فضائل اسلام ناتمام چھوڑنے پر مجبور ہوئے ۔

ریویو یا تقریظ

انگریزی خالق باری ۔ اس رسالہ میں مصنف نے انگریزی الفاظ کو فارسی خالق باری کی طرز پر جمع کیا ہے ۔ جو واقعی قابل قدر ہے مثال کے لئے ایک شعر یہاں پر نقل کیا جاتا ہے :-

ملکی وجنگی ۔ سولین ۔ ملٹری ٭ سول سروس ہے ملکی نوکری

لکھائی چھپائی اچھی ہے قیمت ۲ / (پتہ) مطبع افضل المطابع مراداباد

پہلے مجھے دیکھئے

مبلغات کی ضرورت کا اظہار ضروری نہیں ۔ دنیا کا کوئی کام بھی بغیر اس کے نہیں چلتا ۔ اسلئے جن اصحاب کے نمبر مع مقام درج ذیل ہیں وہ متنبہ رہیں کہ اونکی قیمت ختم ہے یا ختم ہونے کو ہے خود بھیجدیں یا ندریعہ وی پی طلب کیجائیگی ۔ خدانخواستہ منظور نہ ہو تو مطلع فرماویں ۔

عدد ۳۳۹	نگینہ	عدد ۳۸۵	سنبل
عدد ۳۳۶	کوہاٹ	عدد ۵۰۳	بہندر یا نوالہ ضلع سیالکوٹ
عدد ۳۷۴	کالیکی	عدد ۵۰۹	ہنگولی بھیونڈی
عدد ۳۷۵	بہیرو پرگنہ سنتال	عدد ۵۱۷	مدراس (گونڈہ)
عدد ۳۷۶	گھمپٹ	عدد ۵۵۹	سیالکوٹ
عدد ۳۷۸	ناگپور	عدد ۵۶۵	ایلور (علاقہ ممبئی)
عدد ۳۹۲	گہریانوالہ	عدد ۴۹۰	کنجیریاست کرنٹہ راجپوتانہ

ahmadimuslim.de

۳۶۵ - - پنوسکے	۴۰۲ - - جھنگ
۳۶۶ - - لودھیانہ	۴۰۳ - ولیدوہا (ضلع جھنگ)
۳۹۵ - حیدرآباد (دکن)	۴۰۴ فتح پور مہنا نوالہ (فیروزپور)
۳۹۶ - کوٹھی باسم	۴۰۵ - - شیا ملی

خطبہ حضرت ابی الدرداؔ فی اہل الشام

(ماخوذ از انسٹیٹیوٹ گزٹ)

ایها الانعم البناء ودیارا لن تمنعہ المنون خلک المبانی
انما البنا یبقی ولکنی کل شئ لیبقے من الانسان

قاضی ابو العباس الجرجانی تجھسے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بلند سنگین عمارتیں موت کو تمہارے پاس پہنچنے نہ دینگی؟ دیکھو! آنکھیں کھولو! موت اچانک آن پہنچیگی یہ قلعے جو تمنے بنائے ہیں اور یہ مورچے جو تمنے جمائے ہیں۔ کسی طرح موت کی سدراہ نہ ہونگے۔ تمہاری آنکھ بند ہوجائیگی۔ یہ سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائیگا۔ یہ محل وفصیل مدت تک نمودار رہیگی۔ لیکن تمہارا نشان تک نہ ملیگا۔ تمہاری مٹی کے ذرے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک اڑتے پھرینگے پس ٹھیرو! آگے نہ بڑھو۔ اور اپنا دل اس ناپایدار دنیا سے نہ لگاؤ۔ اور بجائے ان سنگین عمارتوں کے عمل کی مستحکم عمارت بناؤ۔ زندہ دل کو آباد کرو۔ اس کوردیہہ کو آباد کرنے سے تمہیں کیا فائدہ ہے؟ مگر نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ کوئی دنیا دار ادھر توجہ نہیں کرتا۔ کسیکو باغ لگانے کا شوق ہے اور کسیکو گاؤں بسانے کا ذوق ہے۔ دل کی آبادی اور اخلاق کی درستی کی طرف کسیکو توجہ نہیں ہے مسلمانوں میں خصوصاً ایسی غفلت چھائی ہے کہ اہل استطاعت بڑی عظیم الشان عمارتوں ہی کو ناموری کا ذریعہ تصور کرتے ہیں اور درستی اخلاق سے آنکھ بند کر لیتے ہیں یا نہ کچھ توجہ نہیں کرتے بچوں کو جاہل رکھتے ہیں۔ تعلیم کے اخراجات کو بار گراں تصور کرتے ہیں اور اپنی ہمت خرید جایداد اور بنائے عمارت پر مبذول رکھتے ہیں گویا وہ زندہ دلی کی کچھ قدرو منزلت نہیں کرتے۔ اینٹ پتھروں کو زیادہ عزیز سمجھتے ہیں۔

اسی کا نتیجہ ہے کہ جابجا متقدمین و آباؤ اجداد کے بنائے ہوئے مکان ویران پڑے دکھلائی دیتے ہیں جنکو مرمت شکست وریخت کی استطاعت بھی اُن کی نسلوں میں نہیں ہے اس غفلت کی جہالت کے سوا اور کیا وجہ دی جا سکتی ہے لال قلعہ جامع مسجد تاج گنج اور ایسے ہی دنیا کی اور مشہور عمارتیں کس مصرف کی ہیں؟ لوگ انہیں بڑے بادشاہوں کی اولوالعزمی کی علامات تصور کرتے ہیں۔ اور ان کی مدح سرائی میں قصیدے۔ ان کی بربادی پر مرثیے لکھتے پڑھتے ہیں۔ لیکن اگر انصاف سے پوچھو۔ تو یہ سب عمارتیں ہمیں بانیوں کی غفلت اور تنگ حوصلگی کا ثبوت دیتی ہیں اور بتلاتی ہیں۔ کہ دیکھو۔ ہوشیار رہو۔ جو لوگ ایسے فضولیات کی طرف اپنی توجہ مبذول کرتے ہیں وہ دنیا میں بربادی کا بیج بوتے ہیں اپنی اولاد کو غلام بنا دینے کی بنیاد ڈالتے ہیں وہی شاہان مغلیہ ان عمارتوں کے بانی تھے۔ آج انہیں کی اولاد ایسے مبتذل اور خوار پڑی پھرتی ہے کہ چشم عبرت بین کھلی کی کھلی رہجاتی ہے یہ لکھنؤ کی بارہ دری اور بڑے بڑے امام باڑے کس مصرف کے ہیں جبکہ بانیوں کی اولاد آج پریشان و سرگردان در بدر بھیک مانگتی نظر آتی ہے۔ اندلس (Spain) کا سلطانی محل الحمرا کس خوبی کا ہے اور کیا صفت کا مستحق ہے جبکہ اُن خلفا اور سلاطین کی اولاد آج وہاں کنجروں کی طرح خانہ بدوش اور رذیل کاموں کی آرزو کرتی ہے اور آب و نان کو محتاج ہو کر اور انسانی شمائل سے محروم اور علوم و فنون سے بے بہرہ ہے اسی طرح دنیا بھر کی بڑی عمارات کا حال ہے اگر دیکھو تم دھوکہ میں نہ آنا اور یہ آرزو نہ کرنا کہ ہم بھی ایسی ہی یادگاریں چھوڑ جانے کی کوشش کریں۔ نہیں۔ اگر دنیا میں کامیاب ہو کر رہنا چاہتے ہو۔ اور اطمینان سے مفارقت کرنے کی آرزو رکھتے ہو۔ اور آخرت میں سرخرو ہونے کی تمنا تمہیں ہو۔ تو اپنی اولاد اور بنی نوع کو فائدہ پہنچاؤ اُن کے دلوں کو زندہ کرو۔ انہیں انسان بناؤ۔ یہی عمل بالمعروف تمہاری یادگار ہے تمہاری نسلیں یکے بعد دیگرے ایک دوسرے کو یہ ودیعت پائینگی۔ اس سے فائدہ اٹھائینگی اور ہمیشہ تمہیں یاد رکھینگی اور دعائے خیر دینگی تمہارا یہ صدقہ جاریہ مدتوں رہیگا۔ اور ابد تک تمہیں ثواب پہنچیگا۔

جب حضرت ابو درداء ملک شام کے حاکم ہو کر وہاں تشریف لے گئے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ یا اہل الشام اسمعوا قول اخ لکم ناصح فاجتمعوا علیہ۔ فقال۔ مالی اراکم تبنون مالا تسکنون وتجمعون مالا تاکلون۔ وتقولون مالا تدرکون۔ ان الذین کانوا قبلکم۔ بنو مشیدا واملوا بعیدا وجمعوا کثیرا۔ فاصبح املهم غرورا وجمعهم بورا ومساکنهم قبورا۔ اے شام کے باشندو! تمہارا ایک بھائی ناصح تمسے کچھ کہنا چاہتا ہے ذرا کان لگاؤ اور سنو! لوگ جمع ہوگئے۔ آپ نے فرمایا۔ تمہیں کیا ہوگیا

یہ ۱۰۔ اکتوبر کے پرچہ میں جو مضمون وحدت و صداقت ارادت کے متعلق نکلا ہے وہ علیگڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ سے ماخوذ تھا منقول عنہ کا نام لکھنا سہو کاتب

میں تجھ سے پوچھوں کہ تم ایسے مکانات بنواتے ہو جنہیں تم نہ رہو گے تم اتنا سامان جمع کرتے ہو۔ جو تم کھا نہ سکو گے تم ایسی دور کی سوچتے ہو۔ جو تم نہیں کر سکو گے دیکھو! تم سے پہلے تمہارے بزرگوں نے پکی عمارتیں بنائیں اور سنگین بنیادیں ڈالیں۔ انہوں نے بہت ہی طول امل رکھی مال وافر جمع کیا۔ لیکن بتلاؤ آخر ہوا کیا اور یہ سب چیزیں کس کام آئیں؟ دیکھو وہ خاک میں پڑے سو رہے ہیں۔ انکی امیدیں خاک میں ملگئیں۔ ان کے مجمع متفرق و منتشر ہو گئے اُن کے غرور ذلیل ہو گئے۔

ظاہر ہے کہ دنیا کوئی استقامت کی جگہ نہیں ہے جیسے پرندے رات کو سر سری بسیرا لیتے ہیں ویسے ہی انسان بھی یہاں مسافرانہ آیا ہے اسکی پہلی منزل رحم مادر میں تھی۔ یہ دنیا راستہ ہے۔ جسکو طے کر کے وہ گوشہ لحد میں مقیم ہو گا۔ اور مرنے کے بعد ہی اسے پوری راحت اور مستقل قیام کی جگہ حاصل ہو گی جیسے مسافر کو اپنے سفر میں مختلف پڑاؤ ملتے ہیں منزلوں پر سرائے اور ڈاک بنگلے آتے ہیں اور ریل پر سے گذرنے والے کو اسٹیشن ملتے ہیں ویسے ہی یہ رات دن ہفتہ مہینہ۔ سال وغیرہ چھوٹی بڑی منزلیں ہیں جنکو طے کرتے ہوئے آخر وہ انتہائی منزل گور غریباں کو جا پہنچتا ہے اور وہیں اپنا ڈیرہ ڈالتا ہے وہی مستقل مستقر ہے اور وہی سب کا گھر۔

سعدی فرماتے ہیں کہ۔ ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات است و چوں بر مے آید مفرح ذات۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ جو دم گذرتا ہے اسیقدر عمر کم ہوتی ہے یہ نفس گویا وہ قدم ہیں جو مسافر رکھتا ہے اور جسقدر وہ آگے بڑھتا ہے موت نزدیک آتی جاتی ہے جس قدر انسان میں جی لگائیگا اپنی اصلی منزل مقصود سے دور رہتا جائیگا۔ جیسے کوئی مسافر کسی پل پر سے اسی پل کی درستی اور اصلاح میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اسکی منزل کھوٹی پڑ جاتی ہے ویسے ہی جو کوئی لحد خاک آلود کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اور اسکو رشک ارم بنانے کی فکر نہ کرے وہ اپنی فرصت کھو بیٹھتا ہے اور ہم اسے کیسے ہوشمند کہہ سکتے ہیں؟ دانشمند دور اندیش وہی ہے جو ان زائل صور اور اس تہلک ساز و سامان سے دل بستگی نہیں رکھتا۔ اور ان کے زہر سے ہلاک نہیں ہوتا جب وہ بڑے بڑے مکانات بنا لیتا ہے۔ رات دن انہیں کی درستی اور اصلاح میں لگا رہتا ہے اور اصلی مقصد کی طرف توجہ کرنے کی اُسے مہلت ہی نہیں ملتی جیسا ہم نے کہا ہر امرا کو بڑے بڑے باغات اور عالیشان محل سرائے بنانے میں تو غل رہتا ہے اپنی یا اپنی اولاد کی درستی اخلاق کی طرف توجہ کرنے کی مہلت ہی انہیں نہیں ملتی۔ جو سیم و زر کا انبار۔ گوہر و مروارید کا ڈھیر۔ ہیرے جواہر کی کان وہ بہم پہنچاتے ہیں۔ ان کی وقعت خاک سیاہ سے زیادہ کچھ نہیں۔ جسکا بوجھ اور الم فراق کی شدت اپنے مالکوں کے دل کو پست اور حسرت میں سرنگوں اور شکستہ کر دیتی ہے یہ مال و دولت صرف اتنی ہی ہمارے کام کی ہے کہ ہم اس سے کام لیں۔ اپنی اولاد اور متعلقین و بنی نوع کے فوائد کیلئے خرچ کریں۔ اُن کو تعلیم دیں۔ اخلاق سکھلا کر اور انسان بنائیں وغیرہ۔

برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر

اگر مذہب سے پوچھا جائے تب بھی یہی فتویٰ ملیگا جس مال و دولت کو ہم نے ذریعہ حلال سے تحصیل کیا ہے اور نیک کاموں میں صرف کیا ہے وہی ہمارے کام کا اور ہمارا ہے اور جو نا جائز طور سے فراہم کیا۔ اور اٹھا رکھا ہے اسکا عذاب ہماری گردن پر رہیگا۔ ان سب امور پر غور کرنے کے بعد انسان کیسے اپنے دل کو اباطیل الدنیٰ کے دام تزویر میں پھنسا سکتا ہے۔ فی الحقیقت انسان کبھی ادھر توجہ ہی نہیں کرتا۔

اینا الناس جہاں جائے تن آسائی نیست
مرد دانا بجہاں داشتن ارزانی نیست

تمہیں سینکڑوں زندہ مثالیں ملینگی۔ لوگ حرام و حلال سے بلا تامل مال و دولت فراہم کرتے ہیں قصر عالی بنا رفیع الشان بناتے ہیں۔ لیکن اپنے دل کی اندھیری کوٹھری کو منور نہیں کرتے۔ اپنی اولاد کو تربیت نہیں دیتے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ امور اضافی ہیں اور اصلی منشاء انسان کی پیدائش کا صرف جائداد پیدا کرنا اور بڑے بڑے مکانات بنانا ہے۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے اور سخت برباد کرنے والی آفت جس نے مسلمانوں کی سلطنتوں کو تباہ کر دیا۔ خاندانوں کو مٹا دیا۔ انسانیت کے جواہرات کو مسل ڈالا سچے اخلاقوں کو پامال کیا۔ حریت کی نعمت سلب کرادی اور عبودیت کا طوق ہماری گردن میں ڈال دیا۔ (باقی آئندہ)

استفسار

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث زاد عنایتہ

تسلیم! آپ کے ناظرین اخبار میں سے کوئی صاحب تحریر فرماویں کہ مردہ کا جلانا بہتر ہے یا دفن کرنا۔ قابل وجوہات سے مفصل تحریر ہونی چاہئے۔ تا کہ شک دور ہو۔ راقم ڈاکٹر ارجنداس رحقانی) از امرتسر

ahmadimuslim.de

فتوے

س نمبر ۲۹۱: کسی شخص نے اپنا کچھ روپیہ برائے حفاظت جمع کرایا ہوا ہے۔ لیکن بنک والے اس سے بذریعہ بیوپار و سود ہی نفع حاصل کرتے ہیں۔ بنک والوں کا دستور ہے کہ ۳ فیصدی دیتے ہیں اگر روپیہ فیصدی سود خود لیتے ہیں ناجائز ہونے کی وجہ سے مسلمان روپیہ جمع کنندہ سود نہیں لیتا۔ بنک والوں کو جو کہ پہلے سے متمول ہیں۔ فائدہ پہنچتا ہے اگر وہ شخص بجائے اسکے سود لیکر کسی شکستہ مسکین کو دیدیوے اس مسکین کو فائدہ پہنچے تو کیا نقص ہے؟ (شیخ مہرالدین از کوٹلی)

ج نمبر ۲۹۱: سود تو بہر حال میں منع ہے اگر مسکین کو فائدہ پہنچانا منظور ہے۔ تو جائداد غیر منقولہ خرید کر یا کسی کمپنی میں شریک ہو کر بآسانی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

س نمبر ۲۹۲: جس مسجد میں جمعہ کی جماعت ہو گئی ہو۔ اگر وہاں کہیں سے دو چار نمازی اور آجائیں۔ تو انکو جمعہ مسجد مذکور میں جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز نہیں ہے تو ممانعت کی سند چاہئے۔ حالانکہ اس گاؤں میں دوسری مسجد موجود نہیں ہے۔ (شیخ احمدالدین خریدار)

س نمبر ۲۹۳: ایک حافظ صاحب نے ایک غریب طالب علم سے ایک کتاب پڑھی اب وہ غریب طالب علم استاد ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر وہ حافظ صاحب طالب علم مذکور کو حقیر جانے تو کیا حکم ہے؟ (ایضاً)

س نمبر ۲۹۴: آیت شریف: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ سے مرزائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا فوت ہونا ثابت ہوتا ہے آپ اسکے اصل معنے اخبار میں شائع فرماویں (ایضاً)

ج نمبر ۲۹۲: میرے علم میں منع کی کوئی دلیل نہیں اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو مطلع کریں۔

ج نمبر ۲۹۳: استاد بننے کے لئے غریبی امیری کو دخل نہیں جس سے کوئی علم یا ہنر سیکھا جائے وہ استاد ہے اسکی بے ادبی کرنی یا اسکو حقیر جاننا گناہ ہے۔

ج نمبر ۲۹۴: آیت موصوفہ سے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے مگر قبل قیامت۔ کیونکہ اس آیت میں قیامت کا ذکر ہے اور اس سے کوئی بھی منکر نہیں۔ کہ قیامت سے پہلے حضرت ممدوح کا انتقال ضرور ہوگا

س نمبر ۲۹۵: کسی شخص کو سفر درپیش ہوا اور وہ قائم ہے ایسی حالت میں اسنے کسی عورت سے دس دن مقرر کرکے یعنی وہ جبتک سفر میں رہے تب تک آٹھ دن کیلئے کسی عورت سے نکاح کر لیا۔ بعدہ وقت آنیکے اس نے اس عورت کو طلاق دیدیا اور مہر اسکا مثلاً پانچ روپیہ یا دو روپیہ جو مقرر ہوا تھا دیدیا ایسی حالت میں آپ کیا فرماتے ہیں ضرور مطلع فرماویں۔ (خریدار اہلحدیث ۱۵۲۱)

ج نمبر ۲۹۵: اس قسم کے تعلق کو متعہ کہتے ہیں اہل سنت کے ہاں یہ جائز نہیں احادیث میں منع آیا ہے۔

س نمبر ۲۹۶: ایک شخص اس حدیث پر عمل کرتا ہے جو کہ بخاری میں آئی ہے کہ جب مرد اپنی عورت سے جماع کرے اور انزال نہو۔ تو غسل دونوں پر واجب نہیں اور اس عمل سے نماز وغیرہ میں تو کوئی حرج نہیں ہوتا ہے اور سلف صالحین سے بھی اس حدیث پر کسی کا عمل آیا ہے یا نہیں۔ براہ مہربانی اپنے اخبار اہلحدیث میں جواب باصواب سے مطلع فرماویں (راقم ایک خریدار اہلحدیث)

ج نمبر ۲۹۶: مسئلہ ہذا میں سلف صالحین میں قلیل سا اختلاف رہا ہے جمہور صحابہ تابعین وغیرہم رضی اللہ عنہم کا مذہب تو یہی ہے کہ انزال ہو یا نہ محض ختان سے ختان ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے احادیث بھی اس مضمون کی آئی ہیں ہاں بعض اکابر کی رائے یہ تھی کہ جبتک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں پس اگر شخص مذکور خود عالم ہے احادیث کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ یا کسی محقق عالم نے جسپر اسکو حسن ظن ہے ایسا فتوی دیا ہے تو اسکی نماز ہو جائیگی انشاء اللہ۔ مسئلہ اختلافی میں سلف کا یہی طریق تھا۔

س نمبر ۲۹۷: مرزائیوں کے ساتھ کھانا جائز ہے یا نہیں (خریدار منٹگمری)

ج نمبر ۲۹۷: اسلام میں بجہت جہالت مثل ہندوؤں کے تو نہیں اس لحاظ سے کسی چیز کا فرق کسی کے ساتھ بھی کھا لیتے ہیں کوئی قباحت نہیں۔ ہاں بعض دعوتیں جو موجب ازدیاد محبت فریقین کے ہوتی ہیں ان میں کسی بےدین آدمی (مرزائی ہو یا کوئی اور) کے ساتھ نہ کھانا چاہئے حدیث شریف میں آیا ہے۔ لَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ یعنی دوستانہ دعوت متقیوں کی کیا کرو۔ اور انہی سے دوستانہ ملاپ رکھا کرو۔

تغلیب الاسلام جلد سوم عنقریب شائع ہونیوالی ہے شائقین جلدی طلب کریں

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

سفر حج از جناب شاہ معین الحق صاحب۔ ہم لوگ بخیر و عافیت بمبئی پہنچ گئے ہیں اسکی خبر [illegible] بمبئی میں بغرض تشفی احباب منتظرین اسکی ضرور جواب دیا ہوگا [illegible] بعد ہم لوگ آغا صاحب [illegible] صاحب اسسٹنٹ کمشنر حجاج کے آفس میں اُن سے [illegible] کلارک (آپ مرتبہ چندہ) سے ملے اس نے بڑی مہربانی سے جو جو [illegible] کرلیں اور بار بار ایک ایک بات کو کریدتے رہے اور [illegible] کے پوچھنے [illegible] جواب [illegible] رنجیدہ خاطر ہوا۔

[illegible] ہم لوگ [illegible] بواسطہ آغا صاحب مذکور الصدر سے ملے آگو [illegible] اُن کے کلارک نے [illegible] ایک [illegible] آدمی [illegible] ہم لوگوں سے [illegible] اور [illegible] تو انکو [illegible] ہم لوگوں سے [illegible] سے دریافت کیا [illegible] حجاج کے [illegible] حکم ہے [illegible] نقشہ [illegible] ٹکٹ تیس روپیہ [illegible] اور جمیعت [illegible] جہاز کی راستے [illegible] اور انکو دریافت کیا۔ تو معلوم کرکے [illegible] اور گرانی نرخ کے سبب سے پردہ نشین عورتوں کی تکلیف کا خیال کرکے نہایت قلق ہوا۔ اسلئے کاش گورنمنٹ حجاج کی صحت و سلامتی کا جسطرح خیال کرکے قرنطینہ کا بندوبست کرتی ہے اوسیطرح اُن کے مال کا خیال کرکے نرخ [illegible] کا مقرر کردیتی۔ تو بڑا احسان ہوتا۔ آج ۷ شعبان مطابق ۷۔ اکتوبر روز شنبہ کو حجاج کی واپسی ٹکٹ خریدنے کا وقت دس بجے دیا گیا تھا۔ بسبب مہربانی آغا عبدالحسن کے اور نیز بسبب [illegible] انسپکٹر [illegible] غلام حسن صاحب کے اور نیز بسبب ملاقات بعض ہمراہیان [illegible] کے ساتھ سابق تجربوں میں [illegible] آفس کھلنے کیا تھا اول اول ہم لوگوں کے لئے ٹکٹ کا [illegible] کا بندوبست ہوگیا۔ اور [illegible] آفس سے جاکر ٹکٹ [illegible]۔

چونکہ ہم لوگوں کے بعض احباب بھی اس سفر میں شرکت کی غرض سے بمبئی گئے ہوئے ہیں اور رات مولوی محمد زبید صاحب [illegible] کا [illegible] کا قافلہ

[illegible] گیا اور [illegible] اور [illegible] لئے کہ جسمیں شخص کا نام و [illegible] مکان [illegible] اور [illegible] ہوتی ہے۔ [illegible] ہم لوگ اپنی اپنی خاص وجاہت کی وجہ [illegible] ٹکٹ [illegible] لیکن یہ خوشی بالکل سخت غم و اندوہ سے بدل جاتی تھی جبکہ ہم اپنے دیگر بھائیوں کو سخت دھوپ میں کھڑے پریشان ہوتے دیکھتے تھے۔ [illegible] گورنمنٹ کے عمال کی سخت [illegible] ہے۔ جب ٹکٹ کا حجاج [illegible] قانون نافذ ہوچکا۔ تو ایک اسٹیشن حجاج کی کثرت کا خیال کرکے [illegible] بنادیا تھا اور وقت کا [illegible] تھا کہ ہر روز فلاں وقت سے فلاں وقت تک اسقدر حجاج ٹکٹ لے جایا کریں۔

[illegible] حجاج کو اپنا کہا آپ [illegible] حفاظت مال کی کرنا اور [illegible] [illegible] ہزار سواری جہاز موجودہ میں جائیں گے۔ کہیں ٹکٹ نہ ملی۔ تو پیچھے [illegible] اور [illegible] [illegible] خوب [illegible] ہوگئے۔ [illegible]

(باقی آئندہ)

سچی خبر کی تصدیق :- وکیل امرتسر نے لکھا تھا کہ پنڈت [illegible] [illegible] میں مسلمان ہوئے آریہ اخبارات نے اسپر ناحق اور بیہودہ حاشیے اور [illegible] کی خبر کو غلط کہا۔ اور انکو چاہئے کہ اہلحدیث مورخہ [illegible] ستمبر میں پنڈت صاحب کا مفصل [illegible] اپنی غلطی کا اقرار کریں۔

قبول اسلام [illegible] اکتوبر کو ریاست اندور میں مہاراج سری کرشن آریہ [illegible] کے ہاتھ پر [illegible] اسلام ہوا فضل الرحمن نام رکھا گیا (قطب الدین شاہ واعظ از [illegible])

مہتمم مدرسۃ القرآن [illegible] ہاتھ پر دو کس ہندو مرد اور عورت (بیگم [illegible]) مسلمان ہوئے اسلامی نام [illegible] اور کریم بی بی رکھا گیا [illegible] مسلمانوں کو [illegible] [illegible]

طاعون [illegible] دیکھا ہے اموات کی کثرت ہوتی جاتی [illegible]

[illegible] انجمن اسلامیہ مظفر نگر کا جلسہ ہوگا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب بھی شریک ہونگے

ahmadimuslim.de

دی جلیبیٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

مشتہرین ملک! آج بیشک آپ کو بہت سی ایسی سٹیل ٹرنکس ہر جگہ مل سکتے ہیں۔ جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں۔ مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں ان کے جوہر کھلجاتے ہیں۔ افسوس کہ آج کل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ہرگز ہرگز پائیداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہم نے عرصے سے کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا۔ کیوں؟ اسلئے کہ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ والے ہم سے رنگ و روغن کراتے ہیں اور ہم سے ہی عمدہ مال منگا کر باہر بھیجتے ہیں اس طرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کر دی ہے۔ اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعایت: ہم نے قیمت میں کبھی استثنا تخفیف کر دی ہے یعنی بجائے ۳ فی انچ کے ۲ فی انچ کر دی ہے اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں۔ اور ارزان فروشی بسیار فروشی۔ پر ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے۔ امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی انچ دو آنہ	فی انچ	بحساب ۳ فی انچہ					گدیں انجس
چانشی ٹرنک	۲۶ انچ	۲۴ انچ	۳۰ انچ	۲۸ انچ	۲۲ انچ	۲۱ انچ	۱۸ انچ	۱۲ فی انچہ
قیمت اصل	[illegible]	ہے	صہ ۳	صہ ۳	للعہ	ہے ۱۵	ہے	تالہ حبشی ۲ فی درجن
نرخ رعایتی	لعہ	سعہ	للعہ	للعہ ۲	ہے ۱۲	ہے ۱۰	ہے ۱۳	
ٹرنک تیار	ربعہ	ہے	صہ ۳	ہے ۱۲	ہے ۲	صہ ۱۲	.	کیس کیس سٹیل ۳ فی انچہ

نوٹ:۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

عبدالعزیز نیاز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

تصدیق اور خواہش

جناب فیضمآب حکیم حاذق محمد ابراہیم صاحب معروف چشتی دام ظلکم۔ بعد از سلام مسنون آنکہ۔ کمترین نے جو ہر مصفے خون کی خورد شیشی بقیمت عہ۔ آپ سے جولائی ۱۹۰۵ء کو منگوائی در اصل بہت ہی عمدہ دوائی ہے کمترین کا بچہ بعمر ۷ سالہ جسکے تمام جسم میں مادہ آتشک کا سخت اثر تھا۔ اور وہ مجھ سے متاثر ہوا یعنی در اصل بیماری پہلے مجھکو ہوئی اور میرے باعث میرے بچے کو۔ کمترین نے اسکا علاج دیسی و ڈاکٹری بہت کچھ کیا مگر صحت نہ ہوئی لہٰذا حضور کا علاج بذریعہ جوہر مصفے خون ہوا۔ بفضل خدا یہ دوائی بہت کچھ مفید ثابت ہوئی لڑکا سابق میں ایسا موٹا تازہ نہ تھا۔ جیسا کہ اب۔ مہربانی فرما کر ایک شیشی خورد جوہر مصفے خون کی اور ارسال فرمایئے گا۔

الراقم: نیاز مند مبارک خاں مالگزار موضع سیل گاؤں ضلع بیتول ۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء

جناب چشتی صاحب! السلام علیکم۔ آپ کے کارخانہ سے بندہ نے کئی اشخاص کو دوائی منگوا دی اور اللہ کے فضل و کرم سے ہر ایک کو خاطر خواہ آرام ہو رہا ہے مگر کمترین کا داماد جسکی عمر ۲۲ سال کی ہے اسکو کھانسی بہت آتی ہے اور خون اور پیپ بدبودار قے میں آتا ہے۔ سو آپ اسکی دوائی روانہ کریں۔

مرسلہ: عبدالمجید خاں از بیتول۔ تاریخ ۱۰ جولائی ۱۹۰۵ء

اطلاع: کیونکہ موسم سرما شروع ہوتا ہے اسواسطے کارخانہ ہذا میں ماء اللحم انگوری دوا تازہ تیار کیا جاویگا۔ جسکی تصدیق کیواسطے صرف اسقدر لکھنا کافی ہو سکتا ہے کہ اسکے متاثر پہلے ہی سے خطوط لکھ بھیجے ہیں کہ ہمارے لئے اتنی بوتلیں تیار رہوں اور اگر کسی صاحب کو خواہش ہو۔ تو میں بڑے ادب سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ صرف خط تحریر فرما کر کارخانہ کی عزت افزائی کریں۔

(۱) نوٹ:۔ کوئی خط بندہ کے نام ہو۔ اگر اوپر لفظ چشتی نہ ہوگا۔ تو بندہ اسکی تعمیل کا ذمہ وار نہیں اور نہ ہی وہ خط مجھے ملیگا۔

(۲) نوٹ:۔ ہر ایک مرض کا علاج بڑی جانفشانی سے کیا جاتا ہے جو صاحب باہر بلانا چاہیں۔ بذریعہ خط و کتابت پہلے فیصلہ کریں۔

حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی
چوک ونت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا